رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

REGD. No. L. 5234

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم دوشنبہ (اتوار)

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ر
سہ ماہی ۶ ر
ماہوار ۲ ر

فی پرچہ ۱ آنہ

۲۵ شوال ۱۳۶۸ھ

جلد ۳ | ۲۲ ظہور ۱۳۲۸ ہش | ۲۲ اگست ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۹۱

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

کوئٹہ ۱۸ اگست ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے طبیعت کے دریافت کرنے پر فرمایا ہے کہ درد وں کو تو آرام ہے۔ مگر ضعف کی شکایت ہے۔ حضور کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرماتے جاویں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور افراد خاندان نبوت بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

نواب عبد اللہ خاں صاحب کے متعلق اطلاع

"الحمد للہ کہ عزیزی عبد اللہ خاں کے مرض کی شدت کم ہو گئی ہے۔ بخار اور دیگر علامات میں نمایاں کمی ہے۔ پنسلین ابھی لگ رہی ہے۔ سینہ پورے طور پر تو کورس پورا کرکے ہی صاف ہوگا۔ مگر بہت فرق ہے۔ ثم الحمد للہ۔ احباب دعائیں جاری رکھ کر ممنون فرمائیں۔ کمزوری بہت ہی زیادہ ہے۔

(مبارکہ)

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت بھی خراب ہے۔ احباب ان کی صحت اور خیر و عافیت کے لئے بھی دعا کریں۔

ہندوستان کے مقبوضہ علاقہ کشمیر میں حالات سخت تشویشناک ہو گئے ہیں

خوراک کے قحط کی وجہ سے لوگ مر رہے ہیں

کراچی ۲۰ اگست معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے مقبوضہ علاقہ کشمیر میں حالات نہایت تشویشناک صورت اختیار کر گئے ہیں اور وہاں سے بہت سے لوگ پاکستانی علاقہ کی طرف بھاگ کر آ رہے ہیں خوراک کی بے حد تکلیف ہو گئی ہے۔ لوگ بھوک کی وجہ سے ہلاک ہو رہے ہیں۔ آٹا وغیرہ دو روپیہ فی سیر کے حساب سے بمشکل دستیاب ہوتا ہے۔ لوگوں نے تنگ آکر راشن کے ڈپوؤں پر حملہ بولنا شروع کر دیا ہے بعض جگہوں میں پاکستان کا یوم آزادی منایا گیا ہے۔ اور پوسٹر شائع کئے گئے ہیں جن میں پاکستان کے حق میں بہت کچھ کہا گیا ہے۔

پاکستان کی صنعتی ترقی کے امکانات روشن ہیں

مصری کونسل کا ریڈیائی تبصرہ

کراچی ۲۰ اگست ریڈیو پاکستان کی بیرونی نشریات کے افتتاح کے موقع پر حال ہی میں مصری سفارت خانے کے قونصل ایم الحسینی الغعیب نے ایک ریڈیائی تقریر میں اس نظریئے کا اظہار کیا کہ پاکستان عنقریب اپنی ضروریات پورا کرنے کے لئے پارچہ بافی پٹ سن کا سامان تیار کرنے کا غذ اور شکر بنانے کے کارخانے قائم کرے گا۔

قیام کے فوراً ہی بعد پاکستان میں ترقی کے پروگرام پر عمل ہونا شروع ہو گیا اور خاص طور پر صنعتی میدان میں کام شروع کر دیا گیا۔ پچھلے سال اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے قیام سے پاکستان کو اقتصادی آزادی حاصل ہو گئی تجارتی میدان میں نئی حکومت ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور پاکستان نے بہت سے ممالک سے تجارتی معاہدے کر لئے ہیں۔ ان ممالک میں مصر بھی شامل ہے

مجلس اقوام متحدہ کے اجلاس میں

چوہدری ظفر اللہ خاں پاکستانی وفد کی رہنمائی کرینگے

کراچی ۲۰ اگست اقوام متحدہ کی مجلس کا آئندہ اجلاس لیک سیکسس امریکہ میں ۲۱ ستمبر کو شروع ہو جائیگا۔ پاکستانی وفد کی رہنمائی چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کریں گے۔

دوبارہ الاٹمنٹ کی کاروائی سے الاٹیوں کو کوئی خدشہ نہیں

لاہور ۲۰ اگست محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ مغربی پنجاب میں متروکہ مکانوں کے الاٹیوں کو دوبارہ یقین دلایا جاتا ہے کہ دوبارہ الاٹمنٹ کی کاروائی سے ان کے نام الاٹ شدہ مکانوں سے عام بے دخلی یا الاٹمنٹوں میں تغیر و تبدل کا خدشہ محسوس کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ وقتاً فوقتاً اس قسم کے خدشہ کا اظہار اخبارات کے کالموں میں ہوتا رہتا ہے۔ ڈائریکٹر صنعت و حرفت نے جو صنعت و حرفت کے بحالی کے بورڈ کے سیکرٹری بھی ہیں۔ ایک بیان کے دوران میں بتایا ہے کہ جہاں تک متروکہ مکانوں کے سوال کا تعلق ہے یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس سلسلہ میں تقریباً اسی فی صدی الاٹمنٹیں مناسب اور صحیح ہوئی ہیں۔ ان کی خود بخود دوبارہ تجدید ہو جائے گی۔ الاٹمنٹ کا کام ذمہ دار افسر موقع پر کریں گے اور اس کام کی تکمیل کو جدول پروگرام کے مطابق ہو گی جس کی اطلاع قبل از وقت دی جائیگی ماتحت افسروں کے احکام کے خلاف اپیلیں ڈپٹی کمشنر بحالیات یا کمشنر بحالیات کے پاس دائر ہوں گی اور ان اپیلوں کی نظر ثانی سرکاری حکومت کے پاس ہو سکتی ہے۔ متعلقہ افسروں کو شکایات بالخصوص ماتحت عملہ کی رشوت ستانی کی شکایات کو فوقیت اور اولین توجہ دینے کی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ کارخانوں کی الاٹمنٹ کے بارے میں مغربی پنجاب کی صنعت و حرفت کے بحالیات بورڈ نے کپاس اوٹنے کے کارخانوں کی الاٹمنٹ کے کام کو سیاسی نوبت دے رکھا ہے اس ماہ کے اختتام پر ان کارخانوں کی الاٹمنٹیں مکمل ہو جائیں گی۔ دوسرے ۴۳ کارخانوں کی الاٹمنٹوں کا جائزہ لیا جا رہا ہے اور کپاس اوٹنے کے کارخانوں کی الاٹمنٹ کے فوراً بعد ان کارخانوں کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔

کپاس کنٹرول ایکٹ مجریہ ۱۹۴۹ء کی نقول

لاہور ۲۰ اگست محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ مغربی پنجاب لاہور کے دفتر سے کپاس کنٹرول ایکٹ مجریہ ۱۹۴۹ء کی نقول اب ۲ آنے فی کاپی کی قیمت سے مہیا ہو سکتی ہیں کپاس اوٹنے کپاس پریس کرنے اور بنولے بیلنے کی فیکٹریوں کے مالکان اور الاٹیوں کو ایکٹ کے احکام پر پورا پورا عملدرآمد کی غرض سے مذکورہ نقول خرید لینی چاہئیں۔

مغویہ مسلم اور غیر مسلم عورتوں کے لئے اپیل

لاہور ۲۰ اگست ۔ شیخ صادق حسن صاحب چیئرمین مغربی پنجاب مسلم لیگ کمیٹی برائے بازیافت خواتین نے حسب ذیل اپیل بغرض اشاعت جاری کی ہے۔

"چھینی ہوئی خواتین کی بازیابی کے لئے سینکڑوں بے موث کارکنوں کی ضرورت ہے۔ مغربی پاکستان میں تمام غیر مسلم چھینی ہوئی خواتین کا پتہ لگانا اور پولیس کو اس کے متعلق اطلاع دینا از حد ضروری ہے۔ حکومت پاکستان اور حکومت ہند سے درخواست کی گئی ہے کہ بد قسمت مسلم خواتین کو پاکستان اور غیر مسلم خواتین کو ہندوستان کے حوالے فی الفور کر دیا جائے۔ خواہ ان کے رشتہ داروں کا پتہ ملے یا نہ ملے۔ کیونکہ خیال ہے کہ ان کے لواحقین مارے جا چکے ہیں۔ اس لئے یہ کسی لحاظ سے بھی مناسب نہیں ہے کہ ان بد قسمت خواتین کو فکر و تشویش میں مبتلا رکھا جائے۔ (شعبہ نشر و اشاعت صوبہ مسلم لیگ)

یکم ستمبر سے ۱۵ ستمبر تک بچت کا دو ہفتہ

لاہور ۲۰ اگست محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی سرکاری اطلاع ہے۔ حکومت مغربی پنجاب نے عوام میں قومی بچت کی تحریک کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے یکم ستمبر سے ۱۵ ستمبر تک بچت کا دو ہفتہ منانے کا فیصلہ کیا ہے اس عرصہ میں لوگوں کو پاکستان سیونگ سرٹیفکیٹ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ اور ٹیکس سرٹیفکیٹ کے لئے کہا جائے گا اور انہیں اس طریقہ سے سرمایہ لگانے کے فوائد سے کما حقہ واقف کیا جائیگا۔ یہ امر خالی از دلچسپی نہیں کہ متحدہ پنجاب اس قسم کے سرٹیفکیٹ خریدنے میں سارے ملک میں اول رہتا تھا۔ امید ہے کہ صوبہ مغربی پنجاب آفات تقسیم کے باوجود اپنی دیرینہ شہرت کو حاصل کر لیگا اور ان سرٹیفکیٹوں کی فروخت تقسیم سے پہلے کی سطح پر بہت جلد آ جائیگی یاد رہے کہ قومی بچت کی تحریک پاکستان کی اقتصادی نظام میں بہت اہم پوزیشن اختیار کر چکی ہے ... ملک کی اقتصادی بہبود ترقی ... کافی مدد ...

روزنامہ الفضل لاہور

۲۱ اگست ۱۹۴۹ء

جہادِ کبیر

روزنامہ "زمیندار" ۱۹ اگست میں چوہدری عبدالحق صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر پاکستان ماڈل ہائی سکول لائل پور کا ایک نہایت بصیرت افروز اور قابل قدر مقالہ زیر عنوان "استحکام پاکستان اور تبلیغ دین" شائع ہوا ہے۔ مقالہ نگار نے اپنے مختصر مقالہ میں تبلیغ دین کی اہمیت پر مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالی ہے۔ اور نہایت وضاحت سے بتایا ہے۔ کہ ایک مسلمان کے لئے جہاد کبیر یعنی قرآن کریم کے ذریعہ جہاد کرنے کی کیا فضیلت ہے۔ اور مسلمانوں نے کس طرح اس فریضہ کی ادائیگی سے غفلت اختیار کر رکھی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"مذہب اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے اور مذہبی استحکام اور ترقی کے لئے لازمی ہے کہ تبلیغی جدوجہد جاری رہے۔ اگر جرنل طارق کے جانشین جنہوں نے اسپین کو فتح کر کے اس پر سات سو سال حکومت کی اپنی تبلیغی سرگرمیاں بھی جاری رکھتے تو انہیں وہ یوم بد نہ دیکھنا پڑتا جب سپین سے مسلمانوں کا نام و نشان مٹایا گیا۔ اگر افغان اور مغل شہنشاہان ہند ہندوستان میں تبلیغ اسلام کے لئے کوشاں ہوتے۔ تو مغربی پنجاب کا خونچکاں نظارہ ہمیں دیکھنا نہ پڑتا۔ اور نہ تین کروڑ مسلمانوں کی ایسی کس مپرسی کی حالت ہوتی جیسی کہ اس وقت مسلمانان ہند کی ہے"

اس سے پر زور اور حسرت انگیز اپیل الفاظ میں ممکن نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان دنیاوی شان و شوکت حاصل کرنے میں ایسے مست ہو گئے۔ کہ ان کو اپنا حقیقی کام ہی فراموش ہو گیا۔ وہ قوم جو عرب سے نکلی تھی کہ اللہ تعالیٰ کا پیغام تمام دنیا کو پہنچائے حکومت کے نشہ میں ایسی لڑکھڑا گئی کہ سر کو ورکان ملک "رفت نمک شد" کے مصداق ہو کر رہ گئی۔ بے شک ہمارے بعض بادشاہ اپنی ذات میں ایسے بھی ہوئے ہیں۔ کہ جن کی نیک دلی اور تقویٰ کی نظیر تاریخ عالم پیش نہیں کر سکتی بعض نے کچھ تبلیغی کام بھی کیا لیکن اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ انہیں جو کچھ تبلیغ کے ضمن میں کرنا چاہیئے تھا۔ اس کا پاسنگ بھی انہوں نے نہ کیا۔ مقالہ نگار کا یہ قول درست ہے کہ اگر سپین اور ہندوستان میں ہمارے بادشاہ اپنی فرض کی ادائیگی کی طرف توجہ دیتے تو آج تمام دنیا میں ان کی وہ حالت نہ ہوتی جو نظر آ رہی ہے۔ بلکہ ہمارا تو یہ خیال ہے۔ کہ اگر یہ لوگ تھوڑا سا بھی فرض شناسی سے کام لیتے۔ تو آج نئی اور پرانی دونوں دنیاؤں پر سیدنا حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جھنڈا لہرا رہا ہوتا۔

الفضل کے ان کالموں میں ہم نے بارہا مسلمانوں کی توجہ اس اہم کام کی طرف دلائی ہے۔ اور ہمیں خوشی ہے کہ ہماری یہ آواز بالکل رائیگاں نہیں گئی۔ اور چند اطراف سے ہم اس کی آواز بازگشت سن رہے ہیں۔ ہمیں خوشی ہے کہ جناب چوہدری عبدالحق صاحب نے پورے زور اور جذبہ سے یہ آواز بلند کی ہے۔ اور ہم ان کا یہ مقالہ الفضل میں انشاءاللہ نقل کریں گے۔ اور ہم دوسرے اخباروں سے بھی استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ اسے اپنی اخبار کے کالموں میں جگہ دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ مقالہ نگار صاحب اپنے آپ کو اہل سنت ظاہر کرتے ہیں۔ اور اگر مسلمان ہماری بات کی طرف توجہ کرنا کسی وجہ سے مناسب نہیں سمجھتے۔ تو کم سے کم ان بزرگ کی بروقت آواز پر ہی لبیک کہیں اور جو غفلت وہ اس بارے میں اب تک برتتے چلے آ رہے ہیں اس کی تلافی کریں۔

ہم نے تبلیغ اسلام کی ضرورت پر بحث کرتے ہوئے اس بات پر بھی زور دیا تھا۔ کہ اگر ہم ان ممالک میں جن کے ہاتھوں میں اس وقت سیاست عالم کی کلید ہے اپنے تبلیغی مشن وسیع پیمانہ پر کھول دیں تو اس کا اثر ہماری سیاسی حالتوں پر بھی بہت اچھا پڑے گا۔ کیونکہ گو ہم شروع شروع میں ان ممالک میں کثرت سے لوگوں کو مسلمان نہ بنا سکیں گے۔ لیکن اس کا اتنا فائدہ تو ضرور ہو گا۔ کہ ان ممالک کے رہنے والے اسلام کی صحیح تعلیم کا کچھ اندازہ لگانے کے قابل ہو جائیں گے۔ اور جو نفرت ان کے دلوں میں متعصب پادریوں اور مستشرقین نے اسلام کی طرف سے پیدا کر رکھی ہے۔ وہ گھٹ جائے گی۔ اور اس طرح اگر ان کو اسلامی ممالک سے پوری ہمدردی نہ سہی کم از کم دشمنی ہی کم ہو جائیگی۔ مقالہ زیر غور میں اس پہلو پر بھی کافی زور دیا گیا ہے۔ اور ان فوائد کی طرف صریح اشارات کئے گئے ہیں جو غیر ممالک میں تبلیغی مشن کھولنے سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ مقالہ نگار فرماتے ہیں:

"جس جس ملک میں اسلام کا شجر طیب اس طرح لگا دیں گے۔ اس ملک سے ہمارے سیاسی اور تجارتی تعلقات کو جو تقویت پہنچے گی۔ اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ وہاں کے صنعتی کاریگر اور بحری بری اور ہوائی افواج میں کام کرنے والے مسلمان ہماری تقویت کا باعث ہوں گے۔ اور دنیا میں ہماری سیاسی پوزیشن زیادہ مستحکم ہو جائیگی"

یہی نہیں بلکہ ہم اس طرح وہ کام کریں گے جو کام اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ اس وقت دنیا کو ایک مذہب کی سخت ضرورت ہے۔ اور اسلام کے سوا کوئی دوسرا مذہب دنیا کی یہ ضرورت پوری نہیں کر سکتا۔ کیا ہمارا فرض نہیں کہ بیمار دنیا کو وہ نسخہ بتائیں۔ جس کے استعمال سے وہ شفایاب ہو سکتی ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر یہ فرض عائد نہیں کیا؟ مقالہ نگار نے نہایت دانائی کی بات ایک یہ بھی فرمائی ہے۔ کہ

"بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ پہلے اپنے گھر کی حالت درست کرو۔ پھر دوسرے ممالک میں تبلیغ کے متعلق سوچو۔ یہ اصول غلط ہے دونوں کام بیک وقت ہونے چاہئیں اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پہلے مکہ کے لوگوں کی حالت درست کرنے تک ہی اپنی کوششوں کو محدود رکھتے تو شائد اسلام دنیا میں نہ پھیلتا۔ آپ نے دیگر شہروں میں تبلیغ شروع کی۔ حالانکہ آپ کے اپنے شہر مکہ میں صرف گنتی کے چند لوگ مسلمان ہوئے تھے۔ طائف میں کامیابی نہ ہوئی۔ مگر مدینہ منورہ نے آپ کی آواز پر لبیک کہا اور جب کہ مکہ میں مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ ہوا تو مدینہ والوں نے ہی ان کو پناہ دی"

مقالہ نگار نے اعتراض کا جواب صحیح دیا ہے۔ اسی طرح بعض لوگ جو دراصل کام نہیں کرنا چاہتے کئی اور قسم کے اعتراضات اور عذرات بھی پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ چند روز ہوئے ایک مسلمان نے جو امریکہ میں تبلیغ اسلام کا کام کر رہے ہیں پاکستانی مسلمانوں کی توجہ اس طرف دلانے کے لئے ایک خط انگریزی روزنامہ "ڈان" میں شائع کرایا تھا۔ جس کی طرف کسی گذشتہ اشاعت میں ہم نے بھی الفضل میں اشارہ کیا تھا۔ اس کے متعلق ایک جماعت کا نقیب وداعی اخبار جو اپنے لکھے نظریہ اسلام کے رو سے اسلام کی ترقی کا راز اور انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود تمام دنیا پر بزور شمشیر الٰہی حکومت قائم کرنا ظاہر کرتی ہے۔ اس مکتوب پر حسب ذیل حاشیہ آرائی کرتا ہے:۔

"اس کا علاج مبلغ اسلام نے یہ تجویز کیا ہے کہ مسلمان یورپ و امریکہ کے ممالک میں تبلیغ کریں۔ . . . . . اگر مبلغین اسلام خفا نہ ہوں تو ہم ان کی اس وجہ کی ناقدری سے بغیر عرض کریں۔ کہ سطح ارض پر اسلام اور مسلمانوں کی بے وقری کی اصل وجہ تبلیغ اسلام کی کمی نہیں بلکہ شہادت حق کا فقدان ہے مسلمانوں نے اسلام کی طرف دعوت و تبلیغ میں کبھی کمی نہیں کی۔ اگر عیسائیوں کا ایک مخصوص مشنری طبقہ تبلیغ کے فرائض ادا کرتا ہے۔ تو مسلمانوں میں کا ہر پڑھا لکھا فرد اسلام کی تبلیغ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر جو چیز وہ نہیں کرتے۔ وہ اسلام کی صداقت کی عملی شہادت کا مہیا کرنا ہے"

اب اگر غور کیا جائے۔ تو یہ بھی اسی قسم کا عذر لنگ ہے۔ جس کا جواب فاضل مقالہ نگار نے اس خوبی سے دیا ہے۔ اسلام کے اس نقیب و داعی نے اگرچہ بڑی احتیاط سے کام لیا ہے۔ مگر نتیجہ اس تمام عبارت کا صرف یہی ہے کہ کیا ہوا آپ تبلیغ کر رہے ہیں۔ یہ کونسی بڑی بات ہے۔ یہ تو ہر مسلمان کرتا ہے۔ آپ پہلے خود تو مسلمان بنیئے۔ یعنی جب تک آپ کے نظریہ کے مطابق ہاتھ میں تلوار نہ ہو۔ کوئی مبلغ شہادت حق ادا ہی نہیں کر رہا۔ گویا نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔

ہم مقالہ نگار صاحب کو مایوس نہیں دلانا چاہتے مگر آخر سوچنے کی بات ہے۔ کہ جب داعیان اسلام اور مفکرین دین کی یہ ذہنیت ہے۔ تو غیر ممالک میں تبلیغ کا کام کس طرح ہو سکتا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ جب گھر میں سیاسی غلبہ کے حصول کا سوال ہو گا۔ تو یہی جماعت کیا کیا مطالبات اور دعاوی لے کر اٹھتی ہے۔ اور کس کس ڈھنگ سے نعرے لگاتی ہے۔ لیکن جب غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کا سوال درپیش ہو تو تمام شہادت حق ملک کر کرنے میں دکھائی دیتی ہے۔ سوال ہے کہ یہ کس نے کہا ہے کہ شہادت حق پیش نہ کرو۔ اور صرف تبلیغ ہی کرو۔ پھر یہ کس قدر بدظنی ہے کہ جو لوگ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ وہ تو کوئی شہادت حق ادا نہیں کرتے۔ مگر گھر بیٹھنے والے ادا کر رہے ہیں۔ پھر اگر آپ کو ایسی ہی ان پر بدظنی ہے۔ تو خود ہی میدان میں نکلیئے اور عمل یہ کیجئے کہ مسلمانوں کا ہر پڑھا لکھا فرد اسلام کی تبلیغ کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر جو چیز وہ نہیں کرتے وہ اسلام کی صداقت کی عملی شہادت کا مہیا کرنا ہے۔ آپ کے اپنے فرض ہی

(باقی دیکھئے کالم نمبر ۲ پر)

خطبہ نمبر ۲۶

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ لاہور کی اہمیت اور اسکی ذمہ واریاں

لاہور کی جماعت کو اپنے زنانہ اور مردانہ ہائی سکول قائم کرنے چاہئیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۶ مئی ۱۹۴۹ء بمقام مسجد احمدیہ لاہور

مرتبہ:- مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

۶ مئی کا خطبہ جو چھپنے سے رہ گیا تھا۔ آج شائع کیا جا رہا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

آنکھ کی تکلیف

کی وجہ سے میرا یہاں جمعہ پڑھانے کے لئے آنا اور روشنی میں نکلنا مناسب نہیں تھا۔ لیکن پچھلے جمعہ چونکہ ناغہ ہوگیا تھا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ آج جمعہ کی نماز پڑھا آؤں۔ اس مہینہ میں میرا ارادہ ہے کہ اگر خدا تعالےٰ چاہے تو میں باہر پہاڑ پر چلا جاؤں۔ اور اسی طرح سندھ کے کام کو بھی دیکھنے کے لئے جاؤں۔ اس لئے غالباً ایک جمعہ یا دو جمعے ہی زیادہ سے زیادہ مجھے یہاں پڑھانے کا موقعہ ملے گا۔ اس کے بعد غالباً پہاڑ سے واپسی پر ربوہ میں رہائش کا انتظام ہو چکا ہوگا۔ اور عمارتیں بنائی جا چکی ہونگی۔ اس لئے ہم غالباً براہ راست ربوہ چلے جائیں گے۔ اور ہمارا مرکز مستقل طور پر وہاں قائم ہو جائے گا۔ اور اگر ایسا ہوا تو میرا یہاں آنا کبھی کبھار ہوگا۔ جس طرح پہلے ہوا کرتا تھا۔ گویا یہ مستقل قیام کا زمانہ ختم ہو جائے گا۔ یہ بھی ممکن ہے واپسی پر آٹھ دس روز ٹھہر کر ربوہ جائیں۔ مگر یہ قیام بھی بہرحال مختصر ہوگا میں سمجھتا ہوں کہ مجھ پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ خواہ اسے کتنی بار ہی دہرانا پڑے۔ کہ میں

لاہور کی جماعت

کو اس طرف توجہ دلاؤں کہ اس پر بہت سی ذمہ واریاں ہیں۔ اور ان کے پورا کرنے کی طرف اسے پوری توجہ نہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت کے کچھ حصہ میں بیداری کے آثار پیدا ہو چکے ہیں شلاً ۱۹۴۷ء میں جب ہم لاہور آئے۔ اس وقت یہاں عورتوں میں انتہائی بے حسی پائی جاتی تھی۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے مستورات کو بار بار توجہ دلائی گئی۔ لیکن ایسی عورتیں بہت کم تھیں جو لجنہ کے کاموں میں حصہ لیتی تھیں۔ آہستہ آہستہ عورتوں کے اندر بیداری پیدا ہونی شروع ہوئی۔ اور اس جلسہ پر گو لاہور سے جانے والی عورتوں میں ایک حصہ قادیان سے آئی ہوئی عورتوں کا بھی تھا لیکن ان میں سے اکثر عورتیں لاہور کی تھیں۔ جو نہ صرف کثیر تعداد میں جلسہ پر گئیں۔ بلکہ چندہ کر کے بہت سا سامان بھی خرید کر اپنے ساتھ ربوہ لے گئیں۔ جس کی وجہ سے عورتوں کی مہمان نوازی میں ایک حد تک سہولت پیدا ہوگئی۔ درجنوں عورتیں لاہور سے مہمانوں کی خدمت کے لئے ربوہ گئیں۔ قادیان میں وہ مہمان بنکر جایا کرتی تھیں۔ لیکن اس جلسہ پر وہ میزبان بن کر گئیں۔ اور ان میں سے بعض نے نہایت اخلاص کے ساتھ مہمانوں کی خدمت میں حصہ لیا۔ اور نیک نمونہ دکھایا۔ یہ بات بتاتی ہے۔ کہ لاہور کی جماعت کی عورتوں میں ایک حد تک بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ اور اگر یہ حالت قائم رہے۔ تو اس کا اثر یقیناً آئندہ نسلوں پر بھی پڑے گا۔

مردوں میں

بھی کچھ حصہ میں یقیناً بیداری پیدا ہوئی ہوگی لیکن اس کی کوئی معین صورت میرے سامنے نہیں آئی لیکن اتنی بات ضرور ہے۔ کہ ان کی کافی تعداد اس سال جلسہ میں شامل ہوئی۔ مردوں کی کوئی الگ رپورٹ میرے پاس نہیں آئی۔ لیکن عورتوں کی جو تعداد جلسہ پر حاضر تھی۔ اس کا اگر قیاس کیا جائے تو جلسہ پر جانے والے مرد بھی بہت زیادہ ہونگے اور اگر یہ قیاس درست ہے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ مردوں کے ایک حصہ میں بھی بیداری کے آثار پیدا ہو چکے ہیں۔

لاہور کی جماعت کو ایک اہمیت حاصل ہے اور وہ اہمیت یہ ہے کہ لاہور ایک تو بورڈر (Border) پر واقع ہے۔ دوسرے پاکستان کے ایک

جنگی صوبہ کا صدر مقام

ہے۔ جو پاکستان کی حفاظت کے لئے آئندہ زمانہ میں ریڑھ کی ہڈی ثابت ہو سکتا ہے۔ بے شک یہ صوبہ اپنی نالائقیوں کی وجہ سے سیاست کے میدان میں بہت پیچھے رہ گیا ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ اس کے اندر جو اندرونی طاقتیں موجود ہیں۔ اور جو صلاحیتیں اسے حاصل ہیں۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے ظاہر ہے۔ کہ اس کی یہ حالت زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی۔ جلد یا بدیر پنجاب اپنے مقام کو پالے گا۔ اور جلد یا بدیر پاکستان کے لوگوں کو پنجاب کی دوسرے علاقوں پر برتری تسلیم کرنی پڑے گی۔ اور اگر پنجاب کے لوگوں نے یہ ثابت کر دیا۔ کہ وہ صوبائی تعصب سے خالی ہیں اور اگر انہوں نے یہ ثابت کر دیا۔ کہ وہ صوبہ داری ذہنیت سے آزاد ہیں۔ تو یقیناً ان کے نمونہ کا اثر دوسروں پر بھی پڑے گا۔ اور

صوبائی تعصب

کی بیماری سے جو اس وقت سرطان کے پھوڑے کی سی صورت اختیار کر رہی ہے۔ پاکستان شفا پا جائیگا اور باہمی اختلاف دور ہو جائے گا۔ غرض لاہور کی جماعت کو ایک اہمیت حاصل ہے۔ جس کو ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ لاہور خواہ اچھے رنگ میں ہو یا بُرے رنگ میں ہمیشہ اپنے آپ کو آگے کرتا رہے گا۔ اس لئے لاہور کی جماعت کی ذمہ واریاں کسی حالت میں بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتیں۔ اس کی ہر حالت کا باقی جماعت پر اثر پڑے گا۔ اگر لاہور کی جماعت کمزور ہوگی۔ اگر لاہور کی جماعت اپنے مقام کو جو اس کا جائز حق ہے حاصل نہ کرے گی۔ تو اس کا اثر صوبہ کی دوسری جماعتوں پر بھی ضرور پڑے گا۔ اور وہ تبلیغ جس کے رستے اب خدا تعالےٰ نے کھول دیئے ہیں۔ اور اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے جو مواقع ہمیں میسر آ چکے ہیں۔ انہیں

زبردست دھکا

لگے گا۔ جس کا ازالہ آسانی سے نہیں ہو سکے گا۔ لیکن لاہور کی جماعت اگر اخلاص سے کام لے گی اور اپنے فرض منصبی کو سمجھے گی۔ تو ہماری تبلیغ اور بھی وسیع ہو جائے گی۔ اور جماعت یوماً فیوماً بڑھتی چلی جائے گی۔ اگر لاہور کی جماعت لاہور میں اپنے اثر کو اتنا نمایاں اور ظاہر کر دے۔ کہ دشمن کو بھی یہ تسلیم کرنا پڑے۔ کہ جماعت احمدیہ نے اپنا ایک نقش قائم کر دیا ہے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ صوبہ کے باقی اضلاع، شہروں اور دیہات میں احمدیت اس سے زیادہ سرعت کے ساتھ پھیلنے لگ جائے گی جس سرعت سے وہ اب پھیل رہی ہے اگر اللہ تعالےٰ کی مشیت کے مطابق تین چار ماہ تک ہم ربوہ میں جا بسے۔ اور ایسی سہولتیں ہمیں حاصل ہو گئیں کہ اسے ہم مرکز بنالیں۔ تو پھر جماعت کا تنظیمی مرکز تو بے شک ربوہ ہی ہوگا۔ لیکن یہ بات نظر انداز نہیں کی جا سکتی۔ کہ اس کا

سیاسی مرکز

ایک رنگ میں لاہور ہی ہوگا۔ کیونکہ جماعت کا تنظیمی مرکز جس جگہ ہو ضروری نہیں کہ دوسرے لوگ جو جماعت سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ بھی اپنی توجہ کا مرکز اسے بنالیں۔ لوگ قدرتی طور پر سہل ترین طریق کو اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں انہیں اپنے ذاتی کاموں کے لئے لاہور آنا پڑتا ہے۔ جب وہ لاہور آتے ہیں۔ تو قدرتی طور پر ان کی توجہ ان اداروں اور تحریکوں کی طرف بھی ہوتی ہے۔ جن کے مرکز یا مرکزوں کے ظل لاہور میں موجود ہیں۔ گویا وہ ایک تیر سے دو شکار کر لیتے ہیں۔ وہ یہاں آ کر اپنے ضروری کام بھی کرتے ہیں۔ اور ایسے اداروں اور تحریکوں سے واقفیت بھی حاصل کر لیتے ہیں۔ جو ان کی توجہ کا مرکز بن رہے ہوں۔

پس جہاں تک لاہور کو

سیاسی حیثیت

حاصل ہے۔ ہم اس جماعت کو بعد میں بھی نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اگر لاہور میں جو مشکلات ہمیں پیش آ رہی ہیں وہ دور ہو جائیں۔ اور اور ہمیں ایسی جگہیں مل جائیں۔ جہاں "

[...] ایک حصہ رکھ سکیں تو مرکز بھی مقامی
[...] کاموں میں ممد ثابت ہوگا جس کے کرنے
کی [...] ان پر ڈال دی گئی ہے۔

لاہور کی جماعت کی مستورات کی طرف سے مجھے
عرصہ سے یہ شکایت آرہی ہے اور میرے خیال میں
وہ نہایت معقول ہے کہ یہاں لاہور میں

جماعت کی لڑکیوں کی تعلیم

کا کوئی انتظام نہیں۔ جس کی وجہ سے یا تو وہ صحیح تعلیم
کے نہ ہونے کی وجہ سے جاہل اور ان پڑھ رہتی ہیں
یا دوسرے سکولوں میں جاکر دوسرے لوگوں کے
خیالات سے متأثر ہو جاتی ہیں۔ اور بجائے اس کے
کہ وہ اپنے بھائیوں کے دین کی حفاظت کریں اور
اس کے اندر رخنہ پیدا کرنے والے سامان کو دور
کریں وہ اس میں اور بھی ممد ہو جاتی ہیں اور انہیں
صحیح رستہ سے ہٹا دیتی ہیں۔ میں جماعت کو ایک
سال سے اس طرف توجہ دلا رہا ہوں۔ میرے نزدیک
لاہور کی جماعت کی حیثیت کے لحاظ سے یہ ضروری
ہے کہ اس کے زنانہ اور مردانہ دونو ہائی سکول
اپنے ہوں۔ یہ خیال کہ جماعت اس خرچ کو برداشت
نہیں کر سکتی ایک مضحکہ خیز بات ہے۔ مبائعین کی جو
جماعت لاہور میں ہے وہ پیغامی جماعت سے کئی
گنے زیادہ ہے۔ پیغامیوں کے ایک ایک آدمی کے مقابلہ
میں ہمارے آٹھ آٹھ دس دس آدمی یہاں ہیں۔
ان کے جلسے پر بھی اتنے آدمی حاضر نہیں ہوتے
جتنے آدمی ہمارے جمعہ پر حاضر ہو جاتے ہیں۔
لیکن فسادات سے پہلے لاہور میں ان کا ایک ہائی
سکول تھا۔ اب دو ہائی سکول ہیں۔ اگر ایک چھوٹی
سی جماعت دو ہائی سکول چلا سکتی ہے تو کوئی
وجہ نہیں کہ ہماری جماعت جو ان کی نسبت سے کئی
گنے زیادہ ہے

زنانہ اور مردانہ دو ہائی سکول

نہ چلا سکے۔ اور ابھی تو ہائی سکول کا سوال ہی
پیدا نہیں ہوا۔ صرف ایک زنانہ مڈل سکول کا
ہی سوال ہے تا جماعت کی لڑکیاں قرآن کریم ختم
کر سکیں اور ان کی ایک حد تک دینی تربیت ہو سکے۔
سات آٹھ سو کی جماعت عورتوں اور بچوں کے
علاوہ ہے حالانکہ عورتوں اور بچوں میں سے بھی
بعض کمانے والے ہیں۔ پس یہاں کی جماعت کی آمد
اسی نوے ہزار ماہوار سے کم نہیں (جو آمد اس کی
اپنی بتائی ہوئی ہے وہ بھی پچاس ہزار سے زیادہ ہے)
بلکہ آمد کا اگر صحیح اندازہ لگایا جائے تو وہ ایک لاکھ
تک جا پہنچتی ہے۔ ایک لاکھ کی آمدن والی جماعت
کے لئے ایک ہائی سکول کا چلانا کچھ مشکل نہیں۔
آخر لڑکے فیسیں بھی دیں گے۔ مڈل سکول تو تین
چار ہزار روپیہ میں چل سکتا ہے اور اتنی بڑی جماعت
کے لئے یہ مشکل امر نہیں۔ اگر جماعت کے افراد
چار چار پانچ پانچ روپیہ بطور چندہ دیں تو زنانہ
اور مردانہ دونو مڈل سکول چل سکتے ہیں۔ پھر مڈل
سے انہیں ہائی تک پہنچایا جائے۔ پھر اگر جماعت
کے عہدیداران اگر اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں
اور

بالا افسروں تک

پہنچ کر ان پر اپنی ضرورتیں ظاہر کریں تو ان سے بھی
مدد مل سکتی ہے۔ اگر ان پر زید اثر ڈال سکتا ہے
تو بکر اثر کیوں نہیں ڈال سکتا۔ ہر آفت جو آئے کیا
وہ ہمارے لئے ہی مقدر ہے اور کیا یہ بات کسی کی
عقل میں آ سکتی ہے کہ ہر آدمی افسروں کو اپنی طرف
مائل کر سکے مگر انہیں نہ مائل کر سکے تو ہماری جماعت
محکمہ تعلیم ہمارا مخالف ہو۔ پولیس ہمارے خلاف ہو
ڈپٹی کمشنر ہمارے خلاف ہو۔ یہ بات بالکل عقل کے
خلاف ہے۔ چاہئیے کہ ہماری جماعت کے لوگ بھی
افسروں سے میل جول پیدا کریں۔ کوئی وجہ نہیں کہ
حکومت دوسرے سکولوں کو مدد دے اور ان کو نہ دے
ان کو وہ کیوں مدد نہ دے گی اس کی کیا وجہ ہے۔
اگر جماعت کوشش کرے تو دونو ہائی سکول بیس ہزار
روپیہ میں چل سکتے ہیں۔ پھر ضروری نہیں کہ ان سکولوں
میں احمدیوں کے بچے اور بچیاں ہی پڑھیں۔ غیر احمدیوں
کے بچے اور بچیاں بھی پڑھیں گی۔ ان میں سے بعض
مالدار بھی ہوں گے ان سے عطیے لئے جا سکتے ہیں۔
اور سکول نہایت عمدگی کے ساتھ بغیر کسی بوجھ کے جو
جماعت پر پڑے فیسوں اور عطیوں سے چل سکتے
ہیں۔ ضرورت صرف

کوشش اور محنت

کی ہے۔ جماعت اگر کوشش کرے تو اس کے لئے
یہ کام کرنا کچھ مشکل نہیں۔

وہ وقت قریب آ رہا ہے کہ جماعت کا مرکز دوسری
جگہ بنایا جائے اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ
میں لاہور کی جماعت کو توجہ دلاؤں کہ جن رستوں سے
کسی جماعت کی ترقی ہوتی ہے ان رستوں سے گذرے
بغیر ہم بھی ترقی نہیں کر سکتے۔ صرف نام رکھ لینے سے
کوئی جماعت نہیں بڑھتی۔ جماعت کی عورتوں کا یہ مطالبہ
ایک جائز مطالبہ ہے۔ اگر جماعت کا اپنا زنانہ سکول نہ
ہو تو وہ اپنی لڑکیوں کی صحیح پرورش نہیں کر سکتیں۔
ان کا یہ کہنا بجا ہے کہ یہ زمانہ ایسا ہے کہ بچیاں بہت
زیادہ پڑھی ہوئی ہوتی ہیں اور ہم طاقت نہیں رکھتیں
کہ انہیں دین کی طرف مائل کر سکیں۔ اگر ہمارا اپنا سکول
ہو تو پھر نہ صرف وہ خود دین پر قائم رہیں گی بلکہ
ہمیں بھی دین سکھائیں گی۔ جس گھر میں عورتوں میں دین
چلا جاتا ہے اس کے مردوں کی مجال نہیں ہوتی کہ وہ
دین سے غفلت برتیں۔ عورت وہ جنس ہے جسے
بظاہر محکوم اور غلام کہا جاتا ہے لیکن دراصل وہ
حاکم اور مالک ہوتی ہے

عورت کی عجیب حکومت

ہوتی ہے۔ روز شور پڑتا ہے کہ عورت غلام ہے
عورت محکوم ہے۔ لیکن آپ اپنے ہمسایوں کو دیکھیں
ان میں سے کتنی عورتیں ہیں جو غلام ہیں۔ اس میں کوئی
شبہ نہیں کہ بعض مرد ایسے بھی نکل آئیں گے جو
عورتوں کو جوتیاں مارتے ہیں۔ مگر ان جوتیاں مارنے
والوں میں سے بھی اکثر وہ ہوں گے جو دوسرے
وقت میں عورتوں کے آگے ناک رگڑ رہے ہوں گے
علاوہ ازیں بالعموم ایسے لوگ ملیں گے جو یہ سمجھتے
ہیں کہ اگر کوئی انسان قابل قدر ہے۔ اگر کوئی شخص
ایسا ہے جس کا مشورہ قبول کیا جا سکے۔ یا کوئی ایسا
انسان ہے جس کی بات مانی جائے تو وہ میری بیوی ہے
اگر عورتوں میں دینی تعلیم آ جائے تو اس کا لازمی
نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ مردوں کو بھی دین کی طرف کھینچ کر
لے آئیں گی۔ ربوہ میں مجھے معلوم ہوا تھا کہ لاہور کی
جماعت نے ایک کمیٹی بنائی ہے اور اس نے یہ کہا ہے
کہ یہ کام جماعت کی طاقت سے باہر ہے۔ مگر یہ
عذر بالکل لغو ہے۔ اگر وہ نہ کرنا چاہیں تو ہر کام
ان کی طاقت سے باہر ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود
علیہ السلام

سنایا کرتے تھے

ایک لڑکا تھا جو ایک غریب گھر میں پیدا ہوا۔ اس
کا باپ مر گیا تھا اور ان کے کنبے کے گذارہ کی
کوئی صورت نہیں تھی۔ اس کی ماں نے اسے ایک دن
بلا کر کہا بیٹا تم کوئی نوکری کر لو۔ اس طرح تم کمائی
کرو گے تم خود بھی کھاؤ گے اور ہمیں بھی کھلاؤ گے
انہوں نے کوشش کی اور اس بچے کو نوکری مل گئی۔
اور پانچ روپے ماہوار تنخواہ مقرر ہوئی۔ ماں نے
کہا۔ بیٹا اپنی ساری تنخواہ ہمیں بھیج دیا کرو۔ لڑکے
نے کہا اگر میں ساری تنخواہ تمہیں بھیج دوں تو کوئی
ضرورت پڑنے پر میں کیا کروں گا۔ ماں نے کہا
تم انعام پر گذارہ کر لینا۔ بیٹے نے کہا مجھے انعام
کیسے ملے گا۔ ماں نے کہا صاحب آقا جب اپنے نوکروں پر
خوش ہوتے ہیں تو انہیں انعام دیا کرتے ہیں۔ لڑکے
نے کہا اگر نہ دے۔ پھر ماں نے کہا اگر خود آقا انعام نہ
دے تو جب وہ تمہارے کام پر خوش ہو خود انعام
مانگ لیا کرنا۔ بچے نے کہا کہ مجھے کس طرح معلوم ہوگا
کہ وہ خوش ہے۔ ماں نے کہا جب آدمی خوش ہوتا ہے
تو وہ ہنسا کرتا ہے۔ یہ نصیحت سن کر لڑکا اپنے آقا
کے ہاں گیا۔ کچھ دنوں بعد ہی آقا کو ایک سفر پیش آ گیا
وہ اس لڑکے کو بھی ساتھ لے گیا۔ رستہ میں وہ ایک
سرائے میں ٹھہرے۔ آسمان پر بادل چھائے
ہوئے تھے۔ تیز ہوائیں چل رہی تھیں وہ

سرائے کے اندر

سو گئے۔ ہوا ذرا تیز ہوئی اور بارش شروع ہو گئی۔
آقا نے اپنے نوکر سے کہا۔ ذرا اٹھ کر دیا بجھا دو۔
مجھے اندھیرے میں سونے کی عادت ہے۔ نوکر
نے کہا اگر آپ کو اندھیرے میں سونے کی عادت ہے
تو مجھے روشنی میں سونے کی عادت ہے۔ منہ پر
لحاف ڈال لیں اور سو جائیں۔ مالک نے اسے بچہ
سمجھ کر کوئی غصہ نہ کیا اور منہ پر لحاف ڈال لیا اور
سو رہا۔ تھوڑی دیر بعد شاید اسے گرمی محسوس ہوئی
اور اس نے خیال کیا کہ باہر کھلی جگہ پر جا کر سوئے
اس نے نوکر سے کہا۔ ذرا اٹھ کر معلوم کرو کہ آیا بارش
ہو رہی ہے یا نہیں۔ لڑکے نے کہا ہاں بارش ہو رہی ہے
مالک نے کہا تم تو ہلے بھی نہیں تمہیں کیسے معلوم ہوا
کہ بارش ہو رہی ہے؟ نوکر نے کہا میرے پاس سے
ایک بلی گذری تھی میں نے اسے ہاتھ لگا کر دیکھا تو وہ
گیلی تھی۔ آقا اس حماقت پر پھر بھی چپ رہا۔ تھوڑی
دیر کے بعد ہوا تیز چلنے لگی۔ اس نے نوکر سے کہا ذرا
دروازہ بند کر دو۔ اب یہاں کوئی بہانہ نہیں بن سکتا تھا
اٹھے بغیر دروازہ کا بند کرنا ناممکن تھا۔ اس لئے
لڑکے نے سوچ کر کہا حضور پہلے دو کام میں نے
کئے ہیں یہ تیسرا کام آپ خود کر لیں۔ آقا نوکر کی اس
بیوقوفی پر ہنس پڑا۔ وہ جھٹ کھڑا ہو گیا اور سلام
کر کے کہا حضور

مجھے انعام دیجئے

تم بھی اس قسم کے بہانے بنانے لگ جاؤ تو تم جتنا
معذور بھی بننا چاہو بن سکتے ہو۔ لیکن کوئی عقلمند یہ
نہیں کہہ سکتا کہ اتنی بڑی جماعت جو یہاں بیٹھی ہے
اور جس جماعت کے بعض حصے ایسے بھی ہیں جو اپنی
اپنی جگہ پر نماز پڑھتے ہیں۔ مثلاً مغلپورہ میاں میر
وغیرہ میں الگ الگ نماز جمعہ ہوتی ہے۔ اتنی
بڑی جماعت عورتوں کا ایک مڈل سکول نہیں
چلا سکتی۔ یہ صرف نفس کا بہانہ ہے۔ میرے خیال
میں اگر عقل سے کام لیا جائے تو مفت میں مردانہ
بھی اور زنانہ بھی دونوں ہائی سکول چلائے جا سکتے
ہیں۔ صرف ایک سال تک تکلیف ہوگی۔ اس کے
بعد بغیر کسی بوجھ کے یہ کام کیا جا سکتا ہے۔

یہ کہنا کہ ہمیں اب جگہ کہاں ملے گی یہ

جماعت کی غفلت کا نتیجہ

ہے۔ پیغامیوں نے فسادات کے بعد ایک سکول
لے لیا۔ تم نے کیوں کوشش نہ کی۔ باوجود اس کے
کہ ان کے پاس پہلے سے ایک سکول موجود تھا۔ انہوں
نے دوسرا لے لیا۔ اگر تم گورنمنٹ کے پاس جاتے
اور کہتے ہمیں ایک سکول دو تو تمہارے حق کو مقدم
کیا جاتا۔ کیونکہ گورنمنٹ پیغامیوں سے کہہ سکتی تھی کہ
تمہارے پاس پہلے سے ایک سکول موجود ہے
لیکن وہ تمہیں یہ بات نہیں کہہ سکتی تھی۔ تم یہ کہہ سکتے
تھے کہ ہمارے پاس پہلے کوئی سکول موجود نہیں ہمیں
ایک سکول دیا جائے تو یقیناً تمہیں ایک سکول
مل جاتا۔ یہ تمہاری اپنی سستی ہے جس کی وجہ سے تمہیں
جگہ نہیں مل رہی۔ تمہیں اس چیز کا پہلے احساس نہیں
تھا۔ اس لئے تم نے اس کے لئے کوئی کوشش نہ کی
کیا تمہیں سکھ آ کر سکول بنا کر دے جائیں گے۔
کیا تمہیں آریہ سماج والے سکول بنا کر دے جائیں گے

یہ کام تم نے خود کرنا ہے۔ بہرحال لڑکیوں کا ایک مڈل سکول شروع کر دینا چاہیئے تا ان کے اندر دین کی محبت کا احساس ہو۔ اس کے بعد ہائی سکول بنایا جا سکے اور وہ بھی کم از کم مڈل تک۔ ہو۔ اگر ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی منت سماجت کرنی آ جائے۔ اگر تمہیں بھی اپنے افسروں کو خوش کرنا آ جائے تو تم وہ کام کیوں نہ کر سکو جو دوسرے کر لیتے ہیں۔ جو لوگ کام کرنے والے ہوتے ہیں وہ افسروں کی خوشامدیں بھی کر لیتے ہیں اور جو ان کی خوشامد کرتا ہے اسے وہ چیز دے دیتے ہیں۔ جس کی وہ خواہش کرتا ہے۔ لوگ ہندوؤں کی بھی خوشامدیں کر لیتے تھے سکھوں کی بھی خوشامدیں کر لیتے تھے۔ کبھی کسی کی پارٹی کر دی کسی سے میل جول رکھا اور اس طرح اپنا کام نکال لیا۔ پیغامیوں کو بھی اسی طرح سکول ملا تھا۔ انہوں نے محکمہ متعلقہ کے افسر کو پارٹی دی۔ اور اس موقعہ پر اپنی درخواست پیش کر دی اور انہیں سکول مل گیا۔ نیت ہو تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ لاہور کی

جماعت کی اہمیت

ایسی نہیں کہ وہ کام کے نہ کرنے کی نیت کرے بلکہ اس کی اہمیت ایسی ہے کہ اسے کام کرنے کی نیت کر لینی چاہیئے۔ اگر عورت کے اندر بیداری پیدا ہو گئی ہے۔ اگر اس کے اندر یہ احساس پیدا ہو گیا ہے کہ جماعت کی بچیاں دین کی خادم ہوں اور ان کی دینی تربیت اچھی طرح ہو۔ تو مردوں کے اندر اس سے زیادہ احساس ہونا چاہیئے۔ ورنہ وہ خدا تعالےٰ کے مجرم ہوں گے۔ میں دیکھتا ہوں ایسے ایک درجن کے قریب احمدی ہی لاہور میں ہیں کہ جو اپنے کاموں کی وجہ سے لوگوں پر اثر ڈال سکتے ہیں۔ مگر یا تو وہ اپنے ہم عمروں میں بیٹھ کر گپیں مارتے رہتے ہیں یا وہ

سلسلہ کے کاموں سے دلچسپی

نہیں لیتے اور اس کام پر کچھ خرچ کرنے سے ان کی جان نکلتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بہت سے کام رہ جاتے ہیں جو کرنے والے ہیں اور جماعت لاہور یقیناً انہیں کر سکتی ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی مستورات کو نصیحت

(مرسلہ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری لاہور)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یہ مرض عورتوں میں بہت کثرت سے ہوا کرتا ہے کہ ذرا سی بات سے بگڑ کر اپنے خاوند کو بہت کچھ بھلا برا کہتی ہیں۔ بلکہ اپنی ساس اور سسر کو بھی بہت سخت الفاظ سے یاد کرتی ہیں حالانکہ وہ اس کے خاوند کے بھی قابل عزت بزرگ ہیں۔ وہ اس کو ایک معمولی سی بات سمجھ لیتی ہیں اور ان سے لڑائی وہ ایسی ہی سمجھتی ہیں جیسا کہ محلہ کی اور عورتوں سے جھگڑا۔ حالانکہ خدا تعالےٰ نے ان لوگوں کی خدمت اور رضا جوئی ایک بہت بڑا فرض مقرر کیا ہے۔ یہانتک کہ حکم ہے کہ اگر والدین کسی لڑکے کو مجبور کریں تو وہ اپنی عورت کو طلاق دیدے پس جبکہ ایک عورت کی ساس اور سسر کے کہنے پر اس کو طلاق مل سکتی ہے تو اور کونسی بات رہ گئی ہے۔ اس لئے ہر ایک عورت کو چاہیئے کہ ہر وقت اپنے خاوند اور اس کے والدین کی خدمت میں لگی رہے۔ اور دیکھو عورت جو کہ اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہے تو اس کا کچھ بدلہ بھی پاتی ہے۔ اگر وہ اس کی خدمت کرتی ہے تو وہ اس کی پرورش کرتا ہے۔ مگر والدین تو اپنے بچہ سے کچھ نہیں لیتے۔ وہ تو اس کے پیدا ہونے سے لے کر اس کی جوانی تک خبرگیری کرتے ہیں اور بلا کسی رنج کے اس کی خدمت کرتے ہیں۔ اور جب وہ جوان ہوتا ہے تو اس کا بیاہ کرتے اور اس کی آئندہ بہبودی کے لئے تجاویز سوچتے اور اس پر عمل کرتے ہیں اور پھر جب وہ کسی کام پر لگتا ہے اور اپنا بوجھ آپ اٹھانے اور آئندہ زمانہ کے لئے کسی کام کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ تو کسی خیال سے اس کی بیوی اس کو اپنے ماں باپ سے جدا کرنا چاہتی ہے۔ یا کسی ذرہ سی بات پر سب وشتم پر اتر آتی ہے اور یہ ایک ایسا ناپسند فعل ہے۔ جس کو خدا اور مخلوق دونوں ناپسند کرتے ہیں۔

خدا تعالےٰ نے انسان پر دو ذمہ واریاں مقرر کی ہیں۔ ایک حقوق اللہ اور ایک حقوق العباد۔ پھر اس کے دو حصے کئے ہیں۔ اول تو ماں باپ کی اطاعت اور فرمانبرداری اور پھر دوسری مخلوق الٰہی کی بہبودی کا خیال اور اسی طرح ایک عورت پر اپنے ماں باپ اور خاوند اور ساس سسر کی خدمت اور اطاعت۔ پس کیا بدقسمت ہے وہ جو ان لوگوں کی خدمت نہ کر کے حقوق عباد اور حقوق اللہ دونوں کی بجا آوری سے منہ موڑتی ہے۔ حقوق اللہ میں سے اس نے لکھا ہے کہ وہ اس طرح خدا تعالےٰ کے حکم کو بھی ٹالتی ہے۔"

(الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء)

ماخوذین مقدمہ سندھ میں سے دس دوست رہا کر دیئے گئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ!

جیسا کہ احباب جماعت کو یاد ہو گا کہ مقدمہ محمد آباد اسٹیٹ کی اپیل رد ہو گئی تھی۔ لیکن خدا کے فضل اور احسان سے ان میں سے دس دوست یوم آزادی جشن استقلال پاکستان کی خوشی میں آزاد کر دیئے گئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ وہ احباب جماعت کی مسلسل دعاؤں اور ہمدردی کے ممنون ہیں۔ اب صرف ایک دوست چوہدری سعد اللہ صاحب سیال بی۔ایس۔سی باقی ہیں جن کی جلد رہائی کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اصحاب کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ کریم اپنے فضل سے جلد از جلد ایسے اسباب اور سامان پیدا فرمائے کہ اس مخلص نوجوان کو خاص طور پر اپنی حفاظت میں صحت و عافیت کے ساتھ سلامت رکھے اور جلد از جلد آزاد فرما کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار عبد الرحیم احمد

وتروں میں دعاءِ قنوت

"میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا کہ قنوت وتروں میں پڑھنی چاہیئے؟ فرمایا۔ ہاں ضرور چاہیئے۔ پھر میں نے عرض کیا۔ کہ بعض مولوی اس دعا قنوت کو کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں فرمایا۔ وہ بڑی غلطی کرتے ہیں۔ دعا قنوت یہ ہے:۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ۔ بعض قنوت سے پہلے ہاتھ اٹھاتے ہیں اور بعض نہیں اٹھاتے۔ سب جائز ہیں۔ یہ بڑی عجیب اور توحید سے پُر دعا ہے۔ ایسے الفاظ توحید کے سوائے اس سید المرسلین سید الموحدین صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے سے ادا نہیں ہو سکتے۔ اور یہ خاص الٰہی تعلیم ہے۔ ان پاک الفاظ کے بھی قربان اور اس منہ کے بھی قربان جس منہ سے یہ الفاظ نکلے۔" (تذکرۃ المہدی ۔۔۔)

نظارت تعلیم وتربیت کی طرف سے کہا گیا ہے اس قسم کے مسائل اس لئے شائع کئے جاتے ہیں کہ احباب جماعت شریعت کے مطابق اپنا عمل بنائیں۔ اور دینی امور میں رائے اور اجتہاد سے کام نہ لیں۔

ناظر تعلیم وتربیت

سلسلہ کے نئے مرکز ربوہ کے اہم کوائف

(از مکرم شیخ محمد الدین صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ربوہ)

(۱) چوہدری غلام مرتضےٰ صاحب جو قانونی تعلیم کی تکمیل کے لئے بموجب حکم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ لنڈن گئے ہوئے تھے اپنی تعلیم کو تکمیل کر کے ۱۵ اگست کو ربوہ پہنچے۔ چنانچہ ان کے اعزاز میں ۱۶ اگست مسجد میں جلسہ کیا گیا۔ اور مکرم مولوی عبد المغنی خانصاحب وکیل التبشیر نے ان کے اخلاص اور کام کی تعریف کی۔ ازاں بعد مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس قائمقام امیر جماعت احمدیہ ربوہ نے اہالیان ربوہ کی جانب سے ان کو اھلاً وسھلاً ومرحبا کہا۔ پھر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے تقریر فرمائی اور دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔ (۲) ۱۹ اگست ۱۹۴۹ء سے ڈاکخانہ کھل گیا ہے (۳) مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور وکیل الدیوان تحریک جدید اور خاکسار شیخ محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ ۱۹ اگست سے حیدر آباد سندھ سلسلہ کے ایک ضروری کام کی انجام دہی کیلئے روانہ ہوئے۔ (۴) ۱۸ اگست مکرم جناب ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر صاحب جھنگ لالیاں سے چنیوٹ جاتے ہوئے ربوہ تشریف لائے۔ ان کے اعزاز میں مختصر سی دعوت ۔۔۔

(۵) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے لئے رہائشی مکان۔ مسجد اور شفاخانہ نہایت تیزی سے تیار کیا جا رہا ہے۔

ربوہ میں ڈاکخانہ کھل گیا

اس جمعہ بتاریخ ۱۹ ظہور ۱۳۲۸ھش (۱۹ اگست ۱۹۴۹ء) سے ربوہ جو ہمارا نیا مرکز ہے۔ میں ڈاکخانہ کھل گیا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ اب خزانہ کی تمام رقوم براہ راست ربوہ بھجوایا کریں۔ پتہ مندرجہ ذیل ہے:۔

ربوہ۔ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

نظارت بیت المال

زنانہ تعلیم القرآن کلاس ربوہ ۱۹۵۹ء

امسال تعلیم القرآن کلاس ربوہ میں کھولی گئی۔ اور کلاس کی پڑھائی دو رمضان المبارک کو شروع ہو کر ستائیس رمضان المبارک کو ختم ہو گئی۔ نصاب مندرجہ ذیل تھا۔

قرآن مجید:۔ دو پارے مع تفسیر۔ **عربی**: درجات الادب ابتدائی گرامر معمولی بول چال۔

سیرت و تاریخ:۔ سیرت مسیح موعودؑ ابتدائی حصہ کتاب سلسلہ احمدیہ

اختلافی مسائل:۔ اجرائے نبوت۔ ختم نبوت۔ صداقت مسیح موعود۔ پیشگوئیوں کے متعلق کچھ بنیادی اصول

حدیث:۔ عمدۃ الاحکام۔ نبراس المومنین۔ مسائل حدیث [illegible]

فقہ:۔ فقہ احمدیہ۔ فتاویٰ احمدیہ کے مختصر [illegible]

عید کے ایک دن بعد امتحان شروع ہوا۔ اور پانچ دن میں ختم ہو گیا

۸ کو چھٹے روز نتیجہ نکال دیا گیا۔ ۹/۸ کو طالبات واپس چلی گئیں۔ اساتذات تعلیم القرآن:۔ (۱) محترمہ سیدہ مسز [illegible] صاحبہ نصرت گرلز سکول (۲) استانی امۃ الرشید شوکت صاحبہ (۳) استانی محمدی بیگم صاحبہ مولوی فاضل (۴) استانی امۃ المجید صاحبہ (۵) [illegible] طالبات ربوہ کی تھیں اور [illegible] طالبات باہر سے آئی تھیں۔ طالبات مندرجہ ذیل مقامات کی تھیں۔ (۱) [illegible] (۲) اسماعلہ (۳) چونڈہ (۴) منٹگمری (۵) سرگودھا (۶) راولپنڈی (۷) چنیوٹ (۸) لالیاں (۹) حافظ آباد۔ امتحان میں کل ۷۱ طالبات شامل ہوئیں۔ [illegible] ربوہ کی تھیں۔ اور تیرہ طالبات باہر کی۔ [illegible] طالبات فرسٹ اور [illegible] سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئیں۔ اور ایک لڑکی گیارہ نمبر میں آئی۔ فرسٹ اور سیکنڈ اور تھرڈ آنے والی تینوں طالبات کو تفسیر کبیر پارہ الکہف، دیباچہ قرآن مجید اور سیرت خاتم النبیین حصہ سوم علی الترتیب انعام دی گئیں۔ اور ہر مضمون میں سے فرسٹ آنے والی طالبہ کو دعوۃ الامیر کتاب انعام دی گئی

تمام کلاس کا نتیجہ مندرجہ ذیل ہے:۔

نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
(۱)	مریم صدیقہ صاحبہ بنت ماسٹر نور الٰہی صاحب چنیوٹ	۵۴۵/۶۰۰
(۲)	رابعہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری محمد ابراہیم صاحب اسماعلہ	۵۲۳
(۳)	امۃ القیوم صاحبہ بنت عبد العزیز صاحب ربوہ	۵۱۹
(۴)	امۃ الحفیظ صاحبہ ہمشیرہ قاضی عبد الحمید صاحب درویش ربوہ	۴۹۸
(۵)	حامدہ حقیقت صاحبہ بنت مولوی غلام احمد صاحب لالیاں	۴۹۷
(۶)	امۃ الرشید قمر صاحبہ بنت میاں عبد الرحیم صاحب درویش ربوہ	۴۸۴
(۷)	سفینہ بیگم [illegible] اہلیہ شریف احمد صاحب [illegible] چنیوٹ	۴۸۴
(۸)	نفیسہ اختر صاحبہ اہلیہ بابو سعید احمد صاحب لالیاں	۴۷۹
(۹)	سلیمہ صاحبہ بنت ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل مبلغ افریقہ ربوہ	۴۷۰
(۱۰)	صادقہ قدسیہ صاحبہ بنت ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل مبلغ افریقہ ربوہ	۴۶۳
(۱۱)	رضیہ فرحت صاحبہ بنت محمد خان صاحب مرحوم ربوہ	۴۲۸
(۱۲)	طاہرہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری فضل الٰہی صاحب کھاریاں	۴۲۴
(۱۳)	سارہ قدسیہ بنت ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل مبلغ افریقہ ربوہ	۴۲۰
(۱۴)	امۃ الرشید صاحبہ بنت عبد الکریم صاحب مرحوم چنیوٹ	۴۰۸
(۱۵)	لطیفہ نزہت صاحبہ بنت مولوی غلام احمد صاحب لالیاں	۴۰۵
(۱۶)	مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ منصور احمد صاحب ربوہ	۳۸۱
(۱۷)	ظہورہ اقبال صاحبہ بنت قاضی میاں اللہ صاحب حافظ آباد	۳۷۶
(۱۸)	رحمت فرحت صاحبہ بنت مولوی شمس الدین صاحب مرحوم چونڈہ	۳۷۲
(۱۹)	امۃ الباری صاحبہ بنت مولوی علی احمد صاحب منٹگمری	۳۶۱
(۲۰)	حمیدہ خانم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ راولپنڈی	۳۵۶
(۲۱)	نصرت بی بی صاحبہ بنت چوہدری محمد ابراہیم صاحب اسماعلہ	۳۳۲
(۲۲)	طلعت صاحبہ بنت چوہدری نامی احمد صاحب ربوہ (گیارہ نمبر)	۲۱۴

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۷۵۳:۔ میں رشید احمد ولد چوہدری غلام حسین صاحب ساکن قادر آباد ڈاکخانہ ذچپارہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۸/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ [illegible] حسب ذیل ہے۔ بیس بیگھہ زمین جو کہ والد صاحب کی طرف عنایت کردہ ہے۔ جس میں میں خود کاشت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ بیل دو عدد دو عدد گائے نر و مادہ۔ بھینس ایک عدد۔ شیرخوار اونٹنی ایک عدد۔ نیز ایک رہائشی مکان پختہ دو کوٹھے، دو برآمدے والا ان سب کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد:۔ رشید احمد موصی ولد چوہدری غلام حسین موصی قادر آباد۔ گواہ شد:۔ غلام حسین والد موصی

Qadir Abad

گواہ شد:۔ صوفی علی محمد صحابی موصی۔ انسپکٹر وصایا حال وارد بھاگووال

وصیت نمبر ۱۱۷۵۵:۔ میں محمد سلیمان ولد غلام محمد صاحب قوم سید عمر ۳۰ سال ساکن گوکل گڑھ ڈاکخانہ ریواڑی ضلع گوڑگاؤں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۴۸/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ اپنی تنخواہ پر ہے۔ جو کہ مبلغ ۸۷/۴ ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز وفات پر میری جو جائیداد ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ العبد:۔ محمد سلیمان بلڈنگ مستری ڈویژن سنٹرل [illegible] سب ڈویژن [illegible] پاکستان

P. W. D Karachi

وصیت نمبر ۱۱۷۵۶:۔ میں قائم علی ولد چوہدری کھیرا قوم جٹ چک ۲۱۹ R.B ڈاکخانہ لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۴۸/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد فی الحال کوئی نہیں ہے۔ جو تھی وہ مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ اراضی تعدادی ۹ بیگھہ گھماؤں واقع تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور میں بلا شرکت غیری تھی۔ ایک مکان پختہ سکونتی احمدیہ محلہ دار العلوم قادیان میں تھا۔ اب میرا گزارہ سالانہ زمینداری پر ہے جو سالانہ آمدنی ۲۰۰/- روپیہ ہو جاتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ کوئی جائیداد جو مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہو گی۔ العبد چوہدری قائم علی ولد چوہدری کھیرا سابقہ سکونتی تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور۔ گواہ شد:۔ چوہدری علی گوہر ڈاکٹر پنشنر چک ۲۹۱ آبادی گنڈا سنگھ والا ضلع لائلپور۔ گواہ شد:۔ نور الدین پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ چک ۲۱۹ R-B ضلع لائلپور گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۱۷۵۷:۔ میں محمد بوٹا ولد چوہدری نور محمد صاحب جٹ ساکن چک ۲۱۹ R.B ڈاکخانہ و ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۴۸/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل تعالیٰ زندہ ہیں۔ میرا گزارہ زمینداری پر ہے جو سالانہ مبلغ ۲۰۰/- دوصد روپیہ کی آمد ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ العبد: نشان انگوٹھا محمد بوٹا ولد چوہدری نور محمد چک ۲۱۹ R.B ضلع لائلپور گواہ شد:۔ چوہدری قائم علی ولد کھیرا جودھری گواہ شد:۔ نور الدین پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ

وصیت نمبر ۱۱۷۵۸:۔ میں غلام حسین ولد چوہدری بڈھا ساکن چک ۲۱۹ R.B آبادی سلویا والا ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۴۸/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد موجودہ وقت میں کوئی نہیں ہے۔ جو تھی وہ مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ اراضی تعدادی چار گھماؤں واقع موضع تلونڈی جھنگلاں میں بلا شرکت غیرے تھی۔ موجودہ وقت میں میرا گزارہ زمینداری کی صورت پر ہے۔ جو اندازاً مبلغ ۲۰۰/- دوصد روپیہ سالانہ ہو جاتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ اگر مشرقی پنجاب والی جائیداد مجھے واپس ملی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہو گی۔ العبد:۔ غلام حسین ولد چوہدری بڈھا گواہ شد:۔ نور الدین پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ چک ۲۱۹ R.B آبادی گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۷۵۹

میں نورجہاں بیگم زوجہ محمد حسین صاحب قوم کتیا بلال محلہ گڑھا چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ چوڑیاں طلائی ۲ عدد ۱۰ تولہ قیمت اندازاً ۱۱۰۰ گیارہ صد روپیہ دست بند موتی ایک ۳½ تولہ قیمتاً ۳۰۵ مہر بذمہ خاوند ۵۰۰ پانچصد روپیہ کل رقم ۱۹۰۵ ایک ہزار نوسو پچاس روپیہ۔ دس روپے مجھے ہر ماہ اپنے خاوند سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کر دوں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو گی۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔
نشان انگوٹھا۔ نورجہاں بیگم موصیہ اہلیہ شیخ محمد حسین
گواہ شد:۔ شیخ محمد حسین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چنیوٹ محلہ گڑھا

وصیت نمبر ۱۱۷۶۰

میں احمد علی خان ولد ماسٹر محمد علی خان محلہ لکیاں عمر ۲۰ سال چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت ۴۰ روپیہ ماہوار آمد ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں میری اس وقت ۴۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میری وفات کے بعد میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہوئی تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ العبد:۔ احمد علی خان ولد ماسٹر محمد علی خان اشرف گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل گواہ شد:۔ قاری عبدالرشید سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت چنیوٹ

وصیت نمبر ۱۱۷۶۱

میں خورشید بیگم بنت حبیب اللہ صاحب پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۸ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ البتہ ۷۵ روپے ماہوار بصورت تنخواہ بحیثیت سب انسپکٹر کوآپریٹو [illegible] ملتے ہیں۔

Sub Inspector Co-operative society

اس کے ۱/۱۰ دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں انشاء اللہ تازندگی اس کو ادا کرتی رہونگی۔ اگر میرے ملک کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو انجمن احمدیہ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہو گی۔ الامتہ:۔ خورشید بیگم سب انسپکٹر مس پننگ کوآپریٹو۔ گواہ شد:۔ شیخ محمد حسین پنشنر سیکرٹری مال محلہ گڑھا کوچہ منگوان چنیوٹ گواہ شد:۔ مفتی محمد صادق صاحب معرفت پوسٹ ماسٹر چنیوٹ

وصیت نمبر ۱۱۷۶۲

میں نصر اللہ خان ملک ولد ملک مراد خان صاحب عمر ۳۵ سال ساکن خوشاب ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ایک مکان جس میں تین کمرے خام ہیں اور آگے کھلا صحن ہے۔ مکان اور سفیدہ کی مجموعی قیمت مبلغ ۶۰۰ روپیہ بنتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ اسّی روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کے خرید پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کروں۔ تو اس قدر رقم اس کی قیمت سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد:۔ نصر اللہ خان ملک ولد ملک مراد خان صاحب مرحوم قوم اعوان ساکن خوشاب حال ایس ای ٹیچر ڈی بی ہائی سکول ہڈالی تحصیل خوشاب گواہ شد:۔ محمد بخش بقلم خود سٹیشن ماسٹر ہڈالی گواہ شد:۔ فضل الرحمٰن بی اے بی ٹی

وصیت نمبر ۱۱۷۶۳

میں رحیم بی بی بیوہ دوست محمد صاحب مرحوم عمر ۴۲ سال چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ ۱۲/۴۸ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد میں سے ۱۴ کنال زمین میری ذاتی ہے۔ جس کی قیمت کا اندازاً اس وقت ۵۵۰ روپے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اس وقت میری منقولہ جائداد میں سے ۱۶ تولے ساڑھے دس ماشہ ۱۰½ سونے کے زیورات ہیں۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ ٹھپیاں طلائی وزنی چار تولے گلوبند ۴ تولے کنگن ۶ تولے بوندے ۶ ماشے کانٹے کے کڑے تین ماشہ انگوٹھی ½ ماشہ کل میزان ۱۶ تولے ½۱۰ ماشہ۔ جن کی قیمت بازاری موجودہ مبلغ ۱۶۷۰ روپے سولہ سو ستر روپے ہیں۔ اس کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس کے دسویں حصہ کی مالک انجمن مذکور ہو گی۔ اس کے علاوہ اس جائداد کی آمدنی سالانہ ۱۱۵ ایک سو پندرہ روپے ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ میں اس آمدنی میں سے ہر سال ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگر اس کے علاوہ میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہونگی۔

لیکن اگر میں اپنی زندگی میں تمام جائداد کا دسواں حصہ دفتر انجمن کارپرداز مصالح قبرستان ادا کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو حصہ وصیت کردہ سے منہا سمجھا جائے گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر بھی جائداد ثابت ہو گی۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ الامتہ:۔ رحیم بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ خاکسار ناصر علی سیکرٹری تعلیم و تربیت انجمن احمدیہ گواہ شد محمد لوز [illegible] بقلم خود

وصیت نمبر ۱۱۷۸۸

میں عائشہ بی بی زوجہ حکیم محمد حسین صاحب عمر ۵۰ سال ساکن لودھی ڈاکخانہ رو ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۸ ۲ وصیت کرتی ہوں [illegible] میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک سو روپیہ مہر [illegible] نہیں ہے۔ یہ بحکم ضرورت میں صرف ہو چکا ہے جس سے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ یا مرنے میں ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ الامتہ: عائشہ بی بی۔ گواہ شد حکیم محمد حسین خاوند موصیہ گواہ شد:۔ صوفی علی محمد موصی سب انسپکٹر وصایا

آخر میں ہم امید کرتے ہیں۔ کہ چوہدری صاحب یاد دہانی ہو کر اس کام کو یہیں نہیں چھوڑ دینگے۔ واقعی یہ کام بڑا کٹھن ہے اور سخت محنت چاہتا ہے۔ لیکن کام کی اہمیت کی لحاظ سے جتنی بھی قربانیاں آدمی کر سکے تھوڑی ہیں۔

اعلان نکاح

آج ۴۶/۴ کو میری لڑکی مسماۃ خدیجہ بیگم کا نکاح شیخ شریف احمد صاحب ولد شیخ ناصر الدین صاحب کے ساتھ چار صد روپیہ مہر پر سردار عبدالرحیم صاحب درد ایم اے مسلم نے پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ یہ رشتہ طرفین کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین
خاکسار رحمت اللہ احمدی کھلیال ضلع سرگودھا

(بقیہ صفحہ ۲)

لو اور ایک سوال پیدا ہو جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ غیر مسلم ممالک میں قرآن کریم کا پہنچانا ہر مسلمان کا فرض ہے کہ نہیں؟ اگر ہے تو جماعت احمدیہ پیش کرنے کے تاہل [illegible] اور [illegible] آپ بھی اہل ہیں تو آپ کیوں لیجئے پر مصر ہیں۔ [illegible] اس کا ہی جواب نہیں دے۔ کہ پہلے اپنے گھر کی حالت درست کرو۔ [illegible] جس کا نہایت با [illegible] چوہدری عبدالحق صاحب نے دیا ہے۔

ہم مضمون نگار کی تعریف کرتے ہیں صاف طور پر اتنا ضرور عرض کرتے ہیں۔ کہ اگرچہ یہ نہایت ضروری ہے کہ حکومت بھی غیر ممالک میں تبلیغ کے کام کو اپنے ہاتھ میں لے جیسا کہ آپ نے اپنے مقالہ میں توجہ دی ہے۔ اور اسکے بنیادی طریقے بتائے ہیں۔ لیکن یہ اتنا اہم کام ہے۔ کہ صرف حکومت ہی کی توجہ کافی نہیں ہے۔ عوام کے لئے اور بھی کئی ضروری اور اہم کام قابل توجہ ہوتے ہیں۔ اور [illegible] یہ کام ہمارے [illegible] بڑے امراء اور علماء کرام کو چاہیئے۔ کہ سب توفیق فراہم کریں۔ یہ تبلیغی کام کرنے والی جماعتیں نہیں۔ ملک میں جو جیسے سرفرقہ کی جماعتیں موجود ہیں مثلاً شیعہ اور اہل حدیث حنفی وغیرہ اندرونی کشمکش کو چھوڑ کر تبلیغ کی طرف زیادہ توجہ ہو رہی ہیں۔ اور بجائے ایک دوسرے کی ٹانگیں گھسیٹنے کے اپنی اپنی جگہ پر جدوجہد کریں۔ اسی طرح یہ کام ہو سکتا ہے۔

مصر کی جمہوریت کا آزمائشی دور

بڑے بڑے شہروں میں سیاسی جوش وخروش

لندن ۲۰ اگست اطلاع ملی ہے کہ مصر میں عام انتخابات کی تاریخ اب ۸ نومبر مقرر کی گئی ہے اور موجودہ پارلیمان دو ماہ قبل برخاست کر دی جائے گی۔ اس دوران میں قاہرہ اور حکومت کے موسم گرما کے دار الخلافے اسکندریہ میں سیاسی سرگرمی وجوش بڑھ رہا ہے اور غیر ملکی مبصرین کا اشتیاق بھی کچھ کم نہیں ہے۔ ان کا خیال ہے کہ مصر کے آئندہ انتخابات کی مہم مصر میں جمہوریت کا آزمائشی دور ہے اور اس سے حقیقت پسند مصری سیاسی لیڈروں کے مستقبل کے نظریات کا بھی علم ہو جائیگا۔ اس وقت حسن سری پاشا کی مشترکہ وزارت اچھی طرح کام کر رہی ہے۔ اس وزارت کی تشکیل شاہ فاروق کے ایما پر جولائی کے آخر میں ہوئی تھی۔ نئی پارٹیاں وفد پارٹی کی کامیابی کے متعلق جو قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں وہ مختلف ہیں۔ وفد پارٹی کافی عرصے سے حکومت سے باہر ہے۔ سب اشتیاق اس بات پر ہے کہ نئی حکومت انتخابات کو غیر جانبدارانہ طریقے پر کرانے کے وعدے پر کس حد تک کام [illegible] نتیجہ کہ معلوم کرنے کی

مشرق وسطی کے باہر برطانیہ ہی ایسی طاقت ہے جو سب سے زیادہ مشتاق ہے۔ اس وقت تک برطانیہ میں تبصرہ بہت ہی محدود ہے۔

کافی عرصے سے برطانیہ کے خلاف جذبات کی رو بہت ہی کم ہو گئی ہے اور اینگلو امریکن احساس بہتر ہو رہا ہے اب امریکی پالیسی پر بھی کم نکتہ چینی کی جا رہی ہے۔ فلسطین کی جنگ کے دوران میں یہ نکتہ چینی بہت زیادہ تھی۔

اس وقت مصر کی سیاست میں وفد پارٹی کی پالیسی بہت ہلکی ہے اور یہ پالیسی مشترکہ وزارت میں بہت مفید ہے۔ لیکن وفد پارٹی کی اصلی پالیسی کے متعلق اندازہ لگانا مشکل ہے۔ اب تک جو معلومات حاصل ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ وفد پارٹی نے امیدواروں کو خواہ کتنی ہی کامیابی حاصل ہو۔ اس کے طاقتور لیڈر نحاس پاشا عہدے سے علیحدگی کو زیادہ پسند کریں گے تاکہ وہ انتخابات کے بعد قائم ہونے والی مشترکہ وزارت پر نکتہ چینی کرنے میں آزاد ہیں۔ عملی طور پر انتخابات کی تشہیری سابقہ روایات سے مختلف کام نہیں کرے گی۔ لیکن اس بات کی کافی امید ہے کہ مصر کے انتخابات مصر کی سیاسی تاریخ میں انقلابی حیثیت کے ہوں گے کیونکہ مصر کو دنیا کی ترقی یافتہ قوموں کی صفوں میں شامل کرنے کی ضرورت کا احساس پایا جاتا ہے اور دوسری طرف کمیونزم کا اندیشہ بڑھ رہا ہے اور دنیا کے حالات کے باعث مصر میں زیادہ اتحاد ہوگا۔ [illegible] ذاتی عناد اور پارٹیوں کے جھگڑے کے باعث اتحاد نہیں ہو سکا۔ (اسٹار)

تعریف میں عجلت پر افسوس

پیرس ۲۰ اگست۔ فرانس کے کمیونسٹ پریس نے روسی فلم "فار ایسٹرن ایکسپریس" کی حال ہی میں بہت زیادہ مدح کی تھی۔ لیکن اب اسے یہ خیال پیدا ہو گیا ہے۔ کاش وہ اس کی تعریف میں اس قدر عجلت نہ کرتا۔ چند روز بعد روس کی حکومت کے ترجمان اخبار "پراودا" نے اس فلم پر بہت سخت تبصرہ کیا اور اخبار نے روس کے وزیر سینما پر سب و شتم کیا کہ اس نے اس قسم کی فلم بنانے کی کیوں اجازت دی اس فلم کو اخبار نے خیالات اور آرٹ میں ذلیل فلم بتایا ہے۔ اس فلم کے مصنف اور پروڈیوسر کشن ہینچی کو وطن کے دشمن اور روس کی ثقافت کو بدنام کرنے والے بتایا گیا ہے۔ (اسٹار)

پلاسٹک کے نئے اعضاء

لندن [illegible] اگست کوئن وکٹوریہ ہسپتال ایسٹ گرنسڈ انگلینڈ میں ان بچوں کے نئے مصنوعی اعضا لگائے جا رہے ہیں جن کے چہروں پر طوفان کے باعث شدید زخم آ گئے تھے۔ دوران جنگ سے یہ ہسپتال یورپ میں پلاسٹک سرجری کا بہت بڑا مرکز تصور کیا جاتا ہے۔ اس ہسپتال میں اب تک ۔۔ جلے ہوئے اور اعضا کٹے ہوئے ہوا بازوں کو نئے چہروں ہاتھوں اور پیروں سے مزین کیا جا چکا ہے۔ (اسٹار)

اردو مجلس کا ہفت روزہ اجلاس!!!

کراچی ۲۰ اگست۔ اردو مجلس کا ہفت روزہ اجلاس اتوار کے روز شام کے ۳ بجے پیراڈائس ریسٹورینٹ میں منعقد ہوگا۔ مسز سید فاروق فریدی اردو ادب پر ایک مقالہ پڑھینگے اور مسٹر ادیب [illegible] اپنی ایک نظم سنائیں گے۔ (اسٹار)

ہندوستان کی پیداوار، صنعت اور کارخانے

ملکی کارخانوں میں سنہ ۱۹۴۸ء اور سنہ ۱۹۴۹ء کی پہلی ششماہیوں میں تیار ہونے والے مال کا موازنہ

	سنہ ۱۹۴۸ء	سنہ ۱۹۴۹ء
کوئلہ	۱۵,۵۲۷,۷۶۳ ٹن	۱۵,۵۴۶,۵۷۹ ٹن
فولاد	۴۲۶,۳۰۰ ٹن	۴۴۲,۹۴۳ ٹن
سیمنٹ	۷۵۰,۲۹۰ ٹن	۹۵۷,۰۵۱ ٹن
کاغذ	۳۷,۴۴۸ ٹن	۵۱,۳۲۴ ٹن
کپڑا	۲,۱۰۶,۶۷۸,۰۰۰ گز	۱,۹۹۶,۶۵۲,۰۰۰ گز
سوت	۶۹۰,۶۱۶,۰۰۰ پونڈ	۷۰۳,۴۰۵,۲۰۰ پونڈ

بجلی کی مشین

ہندوستان میں بجلی کی مشینوں کی بھی بہت قلت ہے۔ مرکزی صوبجاتی اور ریاستی حکومتوں کی [illegible] کے لئے ملک کو ہر سال تین لاکھ کلوواٹ کی ضرورت ہوتی ہے اندازہ ہے کہ ۱۹۵۱-۵۵ کے دوران ہمیں پندرہ لاکھ کلوواٹ کی ضرورت ہوگی۔ ہند سرکار نے اس سلسلے میں امریکہ اور برطانیہ کی سرکردہ فرموں سے ایک ایسے کارخانے کی تیاری کا اندازہ مانگا ہے جو بجلی کا سامان تیار کر سکے۔ تخمینہ ہے کہ ایسے کارخانے کے لئے تین سال اور ۲۴ کروڑ درکار ہوں گے۔

۲۰۰۰ ہزار دنیا کے شہری

روم ۲۰ اگست "دنیا کی شہریت" کے نظریے کو اطالیہ میں کافی فروغ حاصل ہو رہا ہے یہ نظریہ امریکہ کے ایک سابق ہوا باز گیری ڈیوس نے پیرس میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سامنے خیمہ نصب کر کے پیش کیا تھا اس طرح انہوں نے ۲ سال قبل "عالمگیر یونین" کی تحریک شروع کی تھی۔ یہاں ڈیوس کے پیروکاروں کی تعداد ۲۰ ہزار ہے۔ یہ دنیا کے شہری کہلاتے ہیں۔ ان میں صرف ۵۰۰ روم کے باشندے ہیں یہ تمام دنیا میں ملکی سرحدوں کو ختم کرنے اور تمام دنیا کے لئے ایک حکومت بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ (اسٹار)

خدمت گزاری کا صلہ

لندن ۲۰ اگست۔ ایک انگریز خادمہ ایلس ڈاینگ نے ۱۵ سال کی عمر میں چند شلنگ کے معاوضے پر ایک گھرانے میں نوکری شروع کی تھی ۵۵ سال اسی ایک گھرانے میں کام کرنے کے بعد اسکے مالک نے اسکے نام ۳۰ ہزار پونڈ کر دیئے ہیں۔ اس خادمہ نے ایک اخباری نمائندے کو بتایا کہ اسکے پاس اس رقم کو صرف کرنے کے لئے کوئی آئیڈیا موجود نہیں ہے۔ (اسٹار)

ریڈیو کا سامان

معلوم ہوا ہے کہ ہند سرکار نے فرانس اور برطانیہ کی دو کمپنیوں کو ہندوستان میں ریڈیو کے سامان اور راڈار کا کارخانہ قائم کرنے کے لئے کہا ہے۔ توقع ہے کہ اس سلسلے میں یہ کمپنیاں اپنی رپورٹ جلد دے دیں گی۔ آج کل ہندوستان ہر سال غیر ممالک سے دو کروڑ روپے کا ریڈیو کا سامان منگواتا ہے

ہوائی جہازوں کی صنعت

ہند کے ہوائی جہاز کے کارخانے اب خاطر خواہ طریق پر چل رہے ہیں بنگلور میں ہندوستان ایئر کرافٹ لمیٹڈ کا کارخانہ جو حکومت ہند اور حکومت میسور کی مشترکہ ملکیت ہے۔ اس کا پہلا جہاز تیار کیا گیا اور اس کی اڑان کی گئی۔ اس کمپنی کے لئے برطانیہ اور غیر ممالک سے بھی ماہرین منگوانے کی تجویز زیر غور ہے اور اس سلسلے میں انگریزی کمپنیوں سے بات چیت کی جا رہی ہے۔ (ا۔ ا۔ پ)

پلاسٹک کی پنسال کی نالیاں

لندن ۲۰ اگست امریکہ میں سائنس دان شفاف پلاسٹک کی بنی ہوئی پنسال کی نالیوں کا مطالعہ کر رہے ہیں ان نالیوں میں سے دیکھ کر اور فوٹو لے کر وہ اس بات کا اندازہ کر رہے ہیں کہ شہر کے گندے پانی کی نالیاں کس طرح کام کر رہی ہیں اس تجربے کی بنا پر وہ مستقبل میں عمدہ طریقہ معلوم کر سکیں گے درستی [illegible]